Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت [illegible] ۳۰ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | یکم ربیع الاول ۱۳۹۸ھ ۹ تبلیغ ۱۳۵۷ ہش ۹ فروری ۱۹۷۸ء | نمبر ۳۴

جماعتِ احمدیہ کے پچاسی ۸۵ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کو

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

فرمایا:۔

"جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقع پر مَیں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک کی تھی اور جماعت کے مخلصین سے پندرہ سال میں اڑھائی کروڑ روپیہ اس فنڈ میں ادا کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اِس فنڈ میں ۴۵ ممالک کے احباب نے وعدے لکھوائے اور وہ قسط وار ادائیگیاں کر رہے ہیں۔ وعدے خدا کے فضل سے دس کروڑ روپے سے اُوپر ہو گئے تھے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا کر ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کرنا ہے۔ نئے مشن قائم ہونے ہیں، نئی مساجد تعمیر کی جانی ہیں اور دُنیا کی ایک سو زبانوں میں قرآنِ مجید کے تراجم کرا کے انہیں شائع کرنا ہے۔ ان میں سے بعض کام ایسے ہیں جنہیں ہم نے ابھی سے شروع کرنا ہے تاکہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی کا شایانِ شان استقبال کرنے کے قابل ہو سکیں۔

وعدہ جات کی وصولی تسلّی بخش ہے مَیں ۴۵ ممالک کی جماعتوں سے جنہوں نے وعدے لکھوائے ہیں اور جو ادائیگیاں کر رہی ہیں کہتا ہوں کہ تھوڑا سا زور اَور لگا دیں تاکہ وعدے جلد از جلد پورے ہو سکیں اور غلبۂ اسلام کی مہم کو آگے بڑھانا ممکن ہو سکے۔ جماعتوں کا اخلاص قابلِ ستائش ہے اور وصولی کی رفتار تسلّی بخش ہے صرف تھوڑا سا زور لگانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب کو اپنی برکتوں سے نوازے گا جیسا کہ وہ اپنے وعدوں کے بموجب انہیں اپنی برکتوں سے نوازتا چلا آ رہا ہے۔"

محترم امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ پاکستان و بیرون پاکستان کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضور کا یہ مبارک ارشاد تمام مخلصینِ جماعت احمدیہ تک پہنچاتے ہوئے انہیں یاد دہانی کروا دیں کہ وصولیوں کا چوتھا مرحلہ ۲۸ تبلیغ/فروری کو ختم ہو رہا ہے اس تاریخ تک کُل وعدہ کے ۴/۱۵ تک کی وصولی ضروری ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ظہور احمد

سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مبلغِ اسلام افریقہ و جرمنی حال انڈونیشیا کے والد محترم الحاج چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ اِن دنوں سخت بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے احبابِ جماعت سے خاص دعا کی درخواست ہے۔ چوہدری صاحب موصوف فدائی احمدیت اور سلسلہ کے سرگرم رُکن ہیں۔

(خاکسار محمد سلمان اختر سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ چک ۳۵ جنوبی سرگودہا)

نمایاں کامیابی

میرے بھانجے عزیزم نصیر احمد قمر واقفِ زندگی متعلم شاہد کلاس جامعہ احمدیہ (ابن مکرم بشیر احمد صاحب قمر مبلّغِ سلسلہ احمدیہ حال ٹیچیمان۔ غانا مغربی افریقہ) نے امسال سرگودھا بورڈ کے فاضل عربی کے امتحان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اوّل پوزیشن حاصل کی ہے احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اِس نمایاں کامیابی کو آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور مقبول خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین

(محمد افضل بٹ اکاؤنٹنٹ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

انصار اللہ کے چندہ کی تدریجی وصولی

جملہ زعماء کرام سے التماس ہے کہ اراکینِ مجلس سے ہر ماہ تدریجی وصولی کا اہتمام فرماویں اور وصول چندہ کی رقم ماہ بماہ مرکز میں ارسال فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۹؍تبلیغ ۱۳۵۷ھش
۹؍فروری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی بے انداز نعمتیں اور انہیں یاد رکھنے کی اہمیت

اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے یعنی اپنے بندوں پر بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اُس نے انسانوں کو پیدا کر کے اُنہیں زندہ رکھنے اور بامقصد زندگی گزارنے کے قابل بنانے کے لئے اُنہیں اپنی بے شمار اور بے حد و حساب نعمتوں سے نوازا ہے۔ یہ وسیع و عریض اور وسعت پذیر کائنات اور اس کا محکم و ابلغ نظام، اس کے ذرّہ ذرّہ میں پوشیدہ اَن گنت خواص، ان کا باہمی ارتباط اور اس کے محیّر العقول اثرات، غیر محدود قوانینِ قدرت کی کارفرمائی کے ورطۂ حیرت میں ڈالنے والے مظاہر، پھر خود انسان کا اپنی ذات میں عالمِ صغیر ہونا اور گوناگوں صلاحیتوں اور استعدادوں کا حامل ہونا نیز ان استعدادوں اور صلاحیتوں کی نشوونما کا غیر معمولی اہتمام و انصرام اور اس کے نتیجے میں ہونے والی دریافتیں اور ترقی کے نت نئے سامان ـــــ یہ سب اُس کے احسانوں کے زندہ و تابندہ نشان ہیں۔ اُس کی عطا اس قدر بے حساب ہے اور اس کی عطا کردہ نعمتیں اتنی کثیر التعداد ہیں کہ انسان انہیں شمار ہی نہیں کر سکتا۔

اس حقیقت کا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بے حد و حساب نعمتوں سے نوازا ہے اور یہ کہ مہتم بالشان نشانوں کی حیثیت رکھنے والی وہ نعمتیں فی الحقیقت اس درجہ بے حد و حساب ہیں کہ نوعِ انسان کے لئے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ انہیں شمار کر سکے، اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ذکر کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

(۱) لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ (لقمٰن آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اگر زمین میں جتنے درخت ہیں ان کی قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی سے بھرا ہوا ہو نیز اس طرح کے سات اَور سمندر اس میں ملا دیئے جائیں تو بھی اللہ کے نشان ختم نہیں ہوں گے۔ اللہ یقیناً غالب اور بڑی حکمتوں والا ہے۔

(۲) قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ (الکہف آیت ۱۱۰)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تو انہیں کہہ کہ اگر (ہر ایک) سمندر میرے رب کی باتوں (کے لکھنے) کے لئے روشنائی بن جاتا تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے (ہر ایک) سمندر (کا پانی) ختم ہو جاتا گو (اسے) زیادہ کرنے کے لئے ہم اتنا ہی اَور (پانی سمندر میں) لا ڈالتے۔

(۳) اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (النحل آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ اگر تم اللہ کی نعمتیں (اور احسان) شمار کرنے لگو تو (کبھی) تم ان کا احاطہ نہ کر سکو گے۔

ایک اَور جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بے حد و بے حساب اور بے انداز و بے شمار نعمتوں اور احسانوں کا ذکر کرنے کے بعد اس طرف توجہ دلائی ہے کہ انسانوں کا فرض یہ ہے کہ وہ ان نعمتوں اور احسانوں کی قدر کرتے ہوئے شکرگزاری کو اپنا شیوہ بنائیں اور کبھی ناشکری نہ کریں نیز اللہ تعالیٰ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ انسان بڑا ہی ناشکرگزار ہے، وہ ان نعمتوں کی کوئی قدر نہیں کرتا۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۚ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝

(ابراہیم آیات ۳۳ تا ۳۵)

ترجمہ:۔ اللہ وہ ہستی ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اور بادلوں سے پانی اُتار کر اس کے ذریعہ سے تمہارے لئے پھلوں (کی قسم) سے رزق پیدا کیا ہے اور اس نے کشتیوں کو (چلانے والی ہوا کو) بلا اُجرت تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے تاکہ وہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں۔ اور (اسی طرح) دریاؤں کو بھی اُس نے بلا اُجرت تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے اور سورج اور چاند کو بھی۔ وہ (دونوں) بلا وقفہ (اپنا مفوّضہ) کام کرتے ہیں۔ اور اُس نے رات اور دن کو بھی بلا اُجرت تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے۔ اور جو کچھ بھی تم نے اُس سے مانگا اُس نے تمہیں دیا ہے۔ اور اگر تم اللہ کے احسان گننے لگو تو ان کا شمار نہیں کر سکو گے۔ انسان یقیناً بڑا ہی ظالم اور بڑا ہی ناشکرگزار ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہی کہ انسان بڑا ظالم اور بڑا ناشکرگزار ہے اس امر پر دال ہے کہ انسانوں پر بدرجۂ اولیٰ یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانوں کو یاد کر کر کے اس کا شکر ادا کرتے رہیں اور اس سے کبھی غافل نہ ہوں۔ اور چونکہ بالعموم انسان ان نعمتوں کے عطا ہونے پر شکرگزاری کا طریق اختیار نہیں کرتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے ناشکرگزاروں کو ظالم گردانا ہے۔ چونکہ بالعموم لوگ خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد نہیں کرتے اس لئے اُن میں شکرگزاری کے جذبات پیدا نہیں ہوتے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوعِ انسان کو بطور خاص حکم دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور اس کی نعمتوں کو یاد کرتے رہیں اور اُنہیں کبھی فراموش نہ ہونے دیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ (فاطر آیت ۴)

ترجمہ:۔ اے لوگو! اللہ نے تم پر جو نعمت نازل کی ہے اُس کو یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اَور خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو رزق دیتا ہو؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کدھر بہکا کر لے جائے جا رہے ہو؟۔

اللہ تعالیٰ کی بے حد و بے حساب اور بے شمار و بے انداز نعمتوں کو یاد کرنے اور ہمیشہ یاد رکھنے کا ایک فائدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ بیان کیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسانوں کو شرک سے بچنے اور خدائے واحد کی ہستی پر ایمان لانے اور اس کی طرف رجوع اختیار کرنے کی توفیق ملے گی۔ نعمتوں کو یاد رکھنے کا دوسرا فائدہ جو اگرچہ یہاں محذوف ہے تاہم سیاقِ کلام سے صاف عیاں ہے یہ ہوگا کہ انہیں شکرگزاری کی توفیق ملے گی اور اس شکرگزاری کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انہیں اَور زیادہ نعمتوں اور فضلوں سے نوازے گا۔ نعمتوں کو یاد رکھنے کے اس دوسرے فائدہ اور اس کی عظیم الشان برکات کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی متعدد دوسری آیات میں بہت تفصیل سے ذکر کیا ہے جس پر ہم انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ ہائے یوم مصلح موعود ۲۴؍فروری بروز جمعہ منعقد کئے جاویں۔ اس کے لئے درج ذیل مضامین تجویز کئے گئے ہیں:۔

(۱) پیشگوئی مصلح موعودؓ کا حقیقی مصداق۔
(۲) حضرت مصلح موعودؓ اور خدمتِ قرآن۔
(۳) مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے حضرت مصلح موعود کی مساعی۔
(۴) سیرت المصلح الموعودؓ (حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے چند پہلو)

تمام جماعتیں جلسہ یوم مصلح موعود کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کا مقام اور خُلقِ احسان

تقریر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید - بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

(۳)

ضرورتِ پردہ

عفت و پاکیزگی کے تحفظ کے سلسلہ میں اسلام نے دوسرا ذریعہ پردہ قرار دیا ہے اور پردہ کے بارہ میں بعض ایسے قوانین پیش کئے ہیں جن کا لحاظ ہر محتاط انسان کے لئے ضروری ہے کیونکہ ان میں ذرا سی غفلت اور کوتاہی انسان کی عصمت کو داغدار کر ڈالنے کے لئے کافی ہے

پردہ کی حکمت قرآن مجید نے یہ بتائی ہے کہ:- "فیطمع الذی فی قلبہ مرض" یعنی جس شخص کے دل میں مرض ہوگا وہ طمع کرے گا یعنی بُرے آدمی کا طمع کرنا بھی عورت پر ایک قسم کا حملہ ہے چونکہ عورت مرد کے بالمقابل کمزور ہوتی ہے مبادا اسے گزند پہنچے اس لئے پردہ کا حکم دیا۔ قانون قدرت اور صحیفہ فطرت میں یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر ایک جاندار کو خود حفاظتی کا سامان بخشا ہے۔ عورت کو پردہ کا حکم دے کر اسے بدنظروں کی ایذا سے بچایا ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ باوجود شاہی رعب و داب اور حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ حکومت کا خزانہ مقفل رہے۔ اسی طرح حفاظت کے جملہ اسباب میسر ہوتے ہوئے بھی لازمی ہے کہ عورت پردہ کرے تاکہ وہ شیطانی حملہ سے محفوظ رہ سکے

غیروں پر پردہ کا اثر

عورت کے پردہ کا نامحرموں پر بھی اثر پڑتا ہے کیونکہ وہ پردہ کرکے اپنے عملی نمونہ سے نامحرم کو تقویٰ اور پارسائی کی تعلیم دیتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ جس طرح مجھ کو تجھ سے اجنبیت ہے اسی طرح تو بھی اپنی نظر ہٹا کر مجھ سے اجنبی رہ۔

غضِ بصر کا حکم

اسلام نے بدنظری کو تمام فواحش کی بنیاد قرار دیا ہے۔ اسی طرح تمام وہ راستے جو شہوانی محرکات کا موجب ہیں ان سب کو بند کیا ہے۔ بدنظری کو آنکھوں کا زنا قرار دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا:-

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَھُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ......" (النور)

ان آیات میں بدی سے بچنے کا ایک اور طریق بتایا کہ مومن مرد اور مومن عورتیں اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔ غیر محرم عورت اور مرد کا ایک دوسرے کو بے باکی اور آزادی سے دیکھنا شیطان کو حملہ آور ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں غیر عورتوں پر نگاہ ڈالنے سے روکا ہے اور اسلام نے بھی اس کی ممانعت کی ہے۔ حضرت مسیحؑ نے تو صرف یہ کہا کہ:-

"جس کسی نے بری خواہش سے
کسی عورت پر نگاہ ڈالی وہ
اپنے دل میں اس سے زنا کر چکا"
(متی ۵/۲۸)

انجیل کی اس تعلیم کے صرف مرد مخاطب ہیں لیکن اس کے برعکس اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ مردوں کو چاہیئے کہ وہ غیر محرم عورتوں کو نہ دیکھیں اور عورتوں کو چاہیئے کہ وہ غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں اور اس طرح اپنی عفت و عصمت، ایمان و تقویٰ کی حفاظت کریں۔ علم النفس کی رو سے مرد و عورت کے باہمی تعلقات کی ابتداء ہمیشہ دونوں کی نظروں کے ملنے سے ہوتی ہے۔ پہلی نظر جو نامحرم پر خود بخود بلا ارادہ پڑے معاف ہے مگر ارادۃً دوسری نظر منع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں:-

"چاہیئے کہ نامحرم کے مقابلہ کے وقت تیری آنکھ خوابیدہ رہے تجھے اس کی صورت کا کچھ بھی خبر نہ ہو مگر اسی قدر جیسا کہ ایک دھندلی نظر سے ابتداء نزول الماء میں انسان دیکھتا ہے۔"

پس جس طرح مردوں کو اللہ تعالیٰ نے نظر نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے اسی طرح عورتوں کو بھی دیا ہے کہ تم بھی اپنی نظریں نیچی رکھو۔ خواہ تمہارے اوپر چادر ہو یا برقع ہو تب بھی تمہاری نظر نامحرم پر نہ پڑے۔ یہ خیال نہ کرنا کہ ہمارے دیکھنے کو لوگ نہیں دیکھتے بے شک لوگ نہیں دیکھتے لیکن خدا تو دیکھتا ہے پردہ اس لئے نہیں کہ غیر نہ دیکھے بلکہ اس لئے بھی کہ غیر کو نہ دیکھو۔ حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہ رضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھیں اتنے میں ایک نابینا صحابی ابن ام مکتوم تشریف لائے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پردہ میں جانے کا ارشاد فرمایا۔ ام سلمہ رضی کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ یہ تو نابینا ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا یہ درست ہے لیکن

"اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا"

کیا تم بھی دونوں نابینا ہو کہ اسے دیکھ نہیں سکتیں؟ اس سے واضح ہوتا ہے کہ نہ عورت مرد کو دیکھے اور نہ مرد عورت کو۔

پھر فرمایا:-

"وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا"

اس میں یہ بتایا کہ پردہ کے بارہ میں خدائی حکم کا منشاء یہ نہیں کہ عورت چاردیواری کے اندر محصور ہو کر رہ جائے اور بوقت ضرورت نہ وہ باہر جا سکتی ہے اور نہ ہی اپنے جسم کے کسی حصہ کو ظاہر کر سکتی ہے۔ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا کے یہ معنی ہیں کہ وہ حصہ جو آپ ہی آپ ظاہر ہو اور جسے کسی مجبوری کی وجہ سے چھپایا نہ جا سکے خواہ یہ مجبوری بناوٹ کے لحاظ سے ہو مثلاً قد و قامت یہ بھی ایک زینت ہے مگر اس کا چھپانا ناممکن ہے اس لئے اس کو ظاہر کرنے سے شریعت نہیں روکتی یا بیماری کے لحاظ سے ہو کہ جسم کا کوئی حصہ ڈاکٹر کو دکھانا پڑے تو یہ بھی جائز ہے۔

قرآن مجید کے اول اولین مخاطبین صحابہ کرامؓ تھے دیکھنا چاہیئے کہ جب پردہ کے احکام نازل ہوئے تھے تو ان کا پردہ کے بارہ میں کیا تعامل تھا۔ چنانچہ احادیث سے ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے یہ بخوبی واضح ہوتا ہے کہ چہرہ پردہ میں شامل ہے چنانچہ لکھا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رشتہ کے سلسلہ میں ایک صحابیہ ام سلیمؓ کو بھیجا کہ وہ جا کر دیکھ آئے کہ لڑکی کیسی ہے؟"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۲۳۱)

اگر اس وقت چہرہ کو چھپایا نہ جاتا تھا۔ تو ایک عورت کو بھیج کر لڑکی کا رنگ وغیرہ معلوم کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

اسی طرح حدیثوں میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک نوجوان نے اپنے رشتہ کے لئے ایک جگہ پیغام دیا اور لڑکی دیکھنا چاہی پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا اس لئے لڑکی کا والد اس بات سے خفا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوان کی درخواست پر اسے لڑکی دیکھنے کی اجازت دے دی۔ مگر لڑکی کا باپ بگڑ گیا ایمان کی وجہ سے پھر بھی رضامند نہ ہوا۔ لڑکی اندر پردہ میں تھی۔ جب اس نے سنا کہ حضورؐ نے اجازت فرما دی ہے فوراً نوجوان کے سامنے آکر کہا بولی کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تو میں کھڑی ہوں دیکھ لے۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح)

اگر وہ لڑکی کھلے منہ پھرا کرتی تھی تو اس نوجوان کو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ مجھے لڑکی دکھاویں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں اجازت حاصل کرنے کا کیا مطلب تھا؟

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پردہ کے لئے برقع یا چادر کا استعمال ضروری ہے؟ قرآن مجید نے عفت و عصمت کے تحفظ کے لئے ایک بنیادی اصول بیان کر دیا ہے لیکن اس کی تفصیلات بیان نہیں کیں صرف اتنا بتا دیا کہ اپنے سر، چھاتی اور زینت کی جگہوں کو غیر محرم سے چھپاؤ۔ اس کے لئے جلباب پردہ کا حکم دیا جس کا اطلاق ہر اس کپڑے پر ہوگا جس سے عورت کے جملہ خد و خال پردہ میں آجائیں میں یہ نہیں کہتا کہ برقع ہی اصل پردہ ہے۔ اگر برقع ہمارے ہاں پردہ ہے تو یورپی ملکوں کے لئے یہ پردہ نہیں۔ پاکستان کا برقع مصر اور ترکی کے برقع سے مختلف ہے اس لئے شریعت کے نازل کرنے والے نے ہر ملک اور قوم اور آب و ہوا کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک اصولی حکم دیا ہے کہ تم پردہ کرو۔ لیکن پردہ کی تفصیلات ہر ملک کے حالات پر چھوڑ دی ہیں۔

آج کل برقع کی جگہ چادر رواج پکڑ رہی ہے یہ بھی پردہ کی ایک صورت ہے لیکن چادر اور برقع ایسا ہو جس میں زینت نہ ہو۔ برقع اور چادر زینت چھپانے کے لئے ہے نہ کہ زینت افزائی کے لئے۔ بے شک انسان کی یہ طبعی خواہش ہے کہ صاف ستھرا نظر آئے لیکن اس کے بے محل اور بے موقعہ زینت کو ظاہر کرنا بعض اوقات فتنہ کا موجب بھی بن سکتا ہے۔ پھر انسانیت کا اعلیٰ وصف جو شرم و حیا ہے اس سے ہر رنگ میں آراستہ ہونا ضروری ہے۔ برقع ہو یا چادر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تب بھی رفتار میں شرم و حیا ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک بزرگ کی صاحبزادی کا ذکر فرمایا ہے جس کی بعد میں حضرت موسےٰ علیہ السلام سے شادی ہوئی۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی بکریوں کو پانی پلایا تو ان صاحبزادیوں نے اپنے بوڑھے باپ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شرافت کا تذکرہ کر کے انہیں معاوضہ دینے کی سفارش کی اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا" (القصص)

ترجمہ: اس کے بعد ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک شرمائی ہوئی آئی اور کہا کہ میرا باپ تجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے ہماری بکریوں (جانوروں) کو پانی پلانے کا اجر عطا کرے۔

اس آیتِ شریفہ سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ ایک شریف عورت شرم و حیا کا پتلا ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم دے کر "غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ" فرما کر دیا کہ اس پر عورت عمل کر کے آرام و آسائش، امن و عافیت کی زندگی بسر کر سکتی ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مختلف ناموں سے بہبودیٔ نسواں کی تحریکیں معرضِ وجود میں آچکی ہیں جن کا اظہار مقصد تو صنفِ نازک کے حقوق کا تحفظ ہے لیکن وہ اسے تلاش کرنا چاہتے ہیں غیر شرعی سوسائٹیوں میں اور یورپ کی کورانہ تقلید میں اور برملا کہتے ہیں کہ پردہ عورت کی ترقی میں روک ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی یہ لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے۔ ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بد نظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا۔ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین ہے۔ دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے پس سب سے اوّل ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی اخلاقی حالت درست کرو۔ اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی بات کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔ کم سے کم اپنے کانشنس سے ہی کام لیں کہ آیا مردوں کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے کہ عورتوں کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ۔ اور اسی لئے مرد کو عورتوں کی نسبت قویٰ زیادہ دیئے گئے ہیں۔ اس وقت جو نئی روشنی کے لوگ مساوات پر زور دے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرد اور عورت کے حقوق مساوی ہیں ان کی عقلوں پر تعجب آتا ہے وہ ذرا مردوں کی جگہ عورتوں کی فوجیں بنا کر جنگوں میں بھیج کر دیکھیں تو سہی کہ کیا نتیجہ مساوی نکلتا ہے؟ یا مختلف۔ ایک طرف تو اسے حمل ہے اور ایک طرف جنگ ہے وہ کیا کرے گی۔ غرضیکہ عورتیں میں مردوں کی نسبت قویٰ کمزور ہیں اور کم بھی ہیں۔ اس لئے مرد کو چاہیئے کہ عورت کو اپنے ماتحت رکھے۔"

(البدر جلد ۱ نمبر ۳۱ ۸ر ستمبر ۱۹۰۲ء)

قدرت نے نظامِ تمدن کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک فرائض منزلی ہیں دوسرے فرائض تمدنی۔ عورت کا کام فطرتی طور پر یہ ہے کہ وہ خانگی امور میں حکومت کرے اور مرد کا کام یہ ہے کہ وہ خارجی اور تمدنی امور کا ذمہ دار رہے۔ مرد کا دائرہ عمل جدا جدا ہے جب یہ دائرہ عمل آپس میں ٹکرا جائے۔ اور نیز خلافِ فطرت عمل کیا جائے گا تو بہت سی قباحتیں پیدا ہوں گی۔ یہی ایسا امر ہے جس سے موجودہ یورپ کے تمدن نے تغیر لیا۔ علم و ہنر کے ہر شعبہ میں اس نے اس قدر ترقی کی تھی کہ یورپ کی سب اقوام کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ لیکن جب خود غرض عیاش عناصر کی وساطت سے عورتوں نے اپنے فرائضِ منصبی کو بھلا کر گھر کی چار دیواری سے باہر قدم رکھا تو روما حکومت کا وہ شاندار مستحکم قصر پاش پاش ہو گیا۔ بہرحال جب بھی کسی قوم نے احوالِ فطرت اور قانونِ قدرت کی خلاف ورزی کی تو ان کی ذہنی سرکوبی کر کے ان کی عزت کو پامال کیا گیا ہے

اسلام میں عورت کے مقام کے اس مختصر تبصرہ سے یہ امر پوری طرح سے واضح ہو جاتا ہے کہ اگر ایک طرف اسلام نے عفت و احصان کو عورت کے لئے اس کی گرانقدر متاعِ عزیز قرار دیا ہے تو دوسری طرف عفت و احصان کے قیام و استحکام، حفاظت و ذرائع اور تنفیذ و تکمیل کے لئے بھی جملہ ذرائع بہم پہنچائے ہیں۔ اس تعلیم کی روشنی میں جہاں ایک مسلم عورت کا مقام بلند سے بلند تر قائم کیا گیا ہے وہاں مسلم خواتین پر ایک اہم ذمہ داری بھی عائد کی ہے تا محصنات مومنات اسلامی معاشرہ کا حصار بنیں اور ان کے اعلیٰ نمونہ کی بنیادوں پر حقیقی اسلام کا ایسا معاشرہ قائم ہو جو دنیا بھر کی قوموں کے لئے قابلِ تقلید ہو اور جس کے نتیجہ میں ہر طرف ایک امن و جمعیت حاصل ہو جائے بلکہ اس کی وجہ سے دنیا کے پائیدار اور ابدی امن کی بنیادیں رکھ دی جائیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس زمانہ میں اسلام کی علمبردار جماعت کی خواتین کو اسلامی معاشرے کو قرآنِ حکیم کی اس تعلیم کی روشنی میں قائم کرنے کی توفیق دے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے

کا

روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر روحانی منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

(۱) جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر شہر، قصبہ یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جا سکیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) درود شریف اور تسبیح و تحمید نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳-۳۳ بار کیا جائے

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(i) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

(ii) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی کثرت سے دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احباب جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیش فرمودہ اس روحانی پروگرام پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ اگست ۱۹۷۷ء

(۲)

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۱۹ر دسمبر ۱۹۷۷ء)

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۳۶	مکرم نعمت اللہ صاحب جتوئی	حیدرآباد	۳۰ــ۰۰
۳۷	محترمہ مسرت صاحبہ	″	۱۰ــ۰۰
۳۸	مکرم چوہدری محمد رشید صاحب	″	۱۰ــ۰۰
۳۹	محترمہ بیگم صاحبہ مرزا مبارک احمد صاحب	″	۱۱ــ۰۰
۴۰	″ طاہرہ مبشر احمد صاحبہ	″	۱۰ــ۰۰
۴۱	مکرم مرزا مبارک احمد صاحب	″	۱۱ــ۰۰
۴۲	″ سعید احمد صاحب وکیل	″	۱۰ــ۰۰
۴۳	″ نثار احمد صاحب بشارتی	″	۱۰ــ۰۰
۴۴	″ چوہدری محمد اکرم صاحب	″	۵۰ــ۰۰
۴۵	محترمہ صالحہ رشید صاحبہ	″	۲۰ــ۰۰
۴۶	مکرم پروفیسر احمد صاحب	″	۱۰ــ۰۰
۴۷	″ ہمایوں چغتائی صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰ــ۰۰
۴۸	″ ملک حبیب احمد صاحب مع خاندان	″ ″	۳۰۰ــ۰۰
۴۹	″ چوہدری عبدالحمید صاحب	″ ″	۲۰ــ۰۰
۵۰	″ محمود احمد ظفر صاحب	بھاٹی گیٹ ″	۲۰ــ۰۰
۵۱	″ ڈاکٹر سید عبدالرشید صاحب	″ ″	۲۰ــ۰۰
۵۲	محترمہ امۃ المالک صاحبہ سیالکوٹی	″ ″	۱۰ــ۰۰
۵۳	محترمہ امۃ الرشید صاحبہ	″ ″	۱۰ــ۰۰
۵۴	مکرم امانت اللہ صاحب	سول لائن ″	۱۰ــ۰۰
۵۵	″ مجیب الرحمٰن صاحب درد	″ ″	۱۰ــ۰۰
۵۶	″ شیخ عدنان لطیف صاحب	لاہور چھاؤنی	۱۰۰ــ۰۰
۵۷	″ اخوند فیاض احمد صاحب	″	۵۰ــ۰۰
۵۸	محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت ″	″	۱۰ــ۰۰
۵۹	مکرم چوہدری منیر احمد صاحب	سمن آباد لاہور	۳۰ــ۰۰
۶۰	″ شیخ ناصر احمد صاحب	اسلامیہ پارک ″	۱۰ــ۰۰
۶۱	″ ملک بشیر احمد صاحب دوالمیال	″ ″	۱۰ــ۰۰
۶۲	″ زبیر احمد صاحب ہاشمی	″ ″	۲۵ــ۰۰
۶۳	محترمہ سعیدہ اختر صاحبہ اہلیہ محمد یونس صاحب	سنت نگر ″	۱۰ــ۰۰
۶۴	″ والدہ صاحبہ مرحومہ مظہر محمود صاحب	محمد نگر ″	۲۶ــ۰۰
۶۵	مکرم چوہدری فتح محمد صاحب	″ ″	۱۰ــ۰۰
۶۶	″ ڈاکٹر غلام نبی صاحب	رحمان پورہ ″	۱۰ــ۰۰
۶۷	″ چوہدری محمد نواز صاحب	لاہور چھاؤنی	۶۰ــ۰۰
۶۸	محترمہ بیگم صاحبہ ″	″ ″ ″	۲۰ــ۰۰
۶۹	مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب ہمایوں	″	۱۰ــ۰۰
۷۰	محترمہ قانتہ صالحہ صاحبہ	″	۱۰ــ۰۰
۷۱	″ ساجدہ بشریٰ صاحبہ	″	۱۰ــ۰۰
۷۲	مکرم ملک عبدالرؤف صاحب	″	۱۰ــ۰۰
۷۳	″ شیخ محمود الحسن صاحب	″	۱۰ــ۰۰
۷۴	محترمہ بیگم نعیم اللہ صاحب	″	۱۰۰ــ۰۰
۷۵	″ بیگم چوہدری منور احمد صاحب	″	۱۰۰ــ۰۰
۷۶	″ بیگم چوہدری اعجاز احمد صاحب	″	۲۰ــ۰۰
۷۷	″ بلقیس فیاض صاحبہ	″	۱۰ــ۰۰
۷۸	محترمہ قدسیہ شریف صاحبہ	لاہور چھاؤنی	۳۰۰ــ۰۰
۷۹	″ مظفرہ صاحبہ بنت خان ظفر احمد صاحب دارالذکر لاہور		۱۰ــ۰۰
۸۰	″ ثریا بیگم صاحبہ دختر شیخ احمد علی صاحب	″ ″	۱۰ــ۰۰
۸۱	مکرم ڈاکٹر شاہد خلیل صاحب	″ ″	۱۰ــ۰۰
۸۲	″ شیخ رفیق احمد صاحب لیبیا	″ ″	۱۰ــ۰۰
۸۳	″ میاں نیاز احمد صاحب	″ ″	۱۰ــ۰۰
۸۴	عزیزی بشارت دختر میاں نذیر احمد صاحب	″ ″	۱۰ــ۰۰
۸۵	مکرم محمود احمد صاحب ٹیلر دوہا قطر منجانب عبدالمنان صاحب		۱۲۵۰ــ۰۰
۸۶	″ ″ ″ ″ احباب جماعت		۷۵۰ــ۰۰
۸۷	″ چوہدری محمد احمد صاحب چک ۱۶۶ مراد		۱۰ــ۰۰
۸۸	″ مرزا محمد عثمان صاحب		۴۰ــ۰۰
۸۹	″ ملک غلام نبی صاحب دارالرحمت	ربوہ	۱۰ــ۰۰
۹۰	″ ملک بشیر احمد صاحب	بہاولنگر	۲۲ــ۰۰
۹۱	محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ عبیداللہ صاحب چک ۳۷ جنوبی		۱۵ــ۰۰
۹۲	″ زہرہ بیگم صاحبہ مسز این ایم خان صاحب	لاہور	۲۰۰ــ۰۰
۹۳	مکرم کرنل جی ایم اقبال صاحب گلبرگ لاہور از نصیرہ اقبال و لطیفہ اقبال		۱۲ــ۰۰

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب مراقب (انسپکٹر) خدام الاحمدیہ مرکزیہ، سندھ کی طرف جماعتی دورہ کر کے جلسہ سالانہ سے پہلے ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو واپس ربوہ آ رہے تھے کہ ۲۲ر ۲۳ر دسمبر کی درمیانی شب خانیوال اسٹیشن پر گاڑی سے اُترتے ہوئے پلیٹ فارم پر گر گئے۔ اس حادثہ سے اُن کی بائیں ٹانگ پر شدید چوٹیں آئیں۔ چنانچہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہوئے۔ ابتدائی معائنہ میں دو ایکسرے لئے گئے ان میں فریکچر ظاہر نہ ہوا مگر بعد میں ۱۲ر جنوری ۱۹۷۸ء کو تیسرا ایکسرے لیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ چنانچہ پوری ٹانگ پر ۱۵ر جنوری ۱۹۷۸ء کو پلاسٹر لگا جو کہ ۱۵ر اپریل ۱۹۷۸ء تک تین مہینے لگا رہے گا۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ خاکسار کے والدِ محترم کی صحتِ کاملہ وعاجلہ، درازیٔ عمر اور خدمتِ دین کی توفیق عطا ہونے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

اب والد صاحب محترم لاہور سے ۲۶ر جنوری ۱۹۷۸ء سے اپنے گھر ربوہ پہنچ چکے ہیں۔

(کلیم اللہ طارق مکان ۳۰/۲۵ محلہ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ)

۲۔ میرا بچہ عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ عبدالرحمٰن قائد مجلس خدام الاحمدیہ کنری ضلع تھرپارکر۔ سندھ)

۳۔ خاکسار یکم فروری کو دلاور پور سے گجرات جاتے ہوئے سڑک کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گیا ہے جس کی وجہ سے دو پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ (عطاء اللہ ہیڈ ماسٹر دلاور پور۔ حال فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

۴۔ خاکسار عرصہ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہے نیز آج تمام اہل خانہ بھی بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ان سب کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد صدیق خان۔ ریلوے کالونی۔ دھوبی گھاٹ۔ لاہور)

۵۔ خاکسار عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار چلا آ رہا ہے۔ پچھلے دنوں صبح کے وقت وضو کرتے ہوئے متواتر دو چار دفعہ دورہ ہوا اور گرنے سے کمر میں شدید چوٹ آئی اور ایک دفعہ آنکھ پر بھی چوٹ آئی اور ڈاکٹر سے ٹانکے لگوانے پڑے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اس عاجز پر رحم فرمائے اور صحتِ کاملہ اور شفائے عاجلہ عطا فرمائے۔

(ایچ نور علی خان عفی عنہ محصل حلقہ سول لائن۔ لاہور)

۶۔ خاکسار ایک ہفتہ سے بوجہ لگاتار بخار اور شدید کھانسی بیمار ہے۔ کچھ کھایا نہیں جاتا کمزوری اس قدر ہو گئی ہے کہ چلنے پھرنے سے معذور۔ بزرگانِ سلسلہ سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (محمد شریف ریٹائرڈ۔ مکان بیت الشرف دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف منہ سے توبہ توبہ کہہ دینا اور اپنے اعمال میں تغیر پیدا نہ کرنا مغفرت کا مستحق نہیں بنا سکتا

توبہ تین باتوں کے مجموعہ کا نام ہے (۱) قصور کا زبان سے اعتراف (۲) ندامت کا اظہار (۳) غلطی کا عملاً ازالہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۵ (البقرہ آیت ۱۶۱) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہمارے ملک میں عام طور پر لوگ توبہ صرف اِس بات کا نام سمجھتے ہیں کہ زبان سے ایک دو دفعہ یہ فقرہ دہرا دیا جائے کہ میری توبہ۔ اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم ایسا کہہ دیں تو ہمارے سارے گناہ بخشے گئے حالانکہ صرف منہ سے توبہ توبہ کہہ دینا اور اپنے اعمال میں کوئی تغیر پیدا نہ کرنا کسی انسان کو مغفرت کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ توبہ درحقیقت تین باتوں کے مجموعے کا نام ہے۔ اوّل زبان سے اپنے قصور کا اعتراف کرنا۔ دوم اپنی غلطی کے متعلق دل میں ندامت پیدا ہونا۔ سوم جو قصور کیا ہے اس کا عملاً ازالہ کرنا۔ گویا جس مقام پر انسان غلطی کرنے سے پہلے کھڑا ہو اُسی مقام پر وہ رجوع کرکے آجائے۔ اس قسم کی توبہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ ایک بہت بڑا انقلاب ہے جو انسانی رُوح میں واقع ہوتا ہے کیونکہ انسان کے دل میں اپنے گناہوں سے شدید نفرت کا جذبہ پیدا ہونا۔ اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت اور روحانیت کے حصول کی خواہش پیدا ہونا۔ اس کے دل کا اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے پگھل جانا۔ اس کی سفلی خواہشات پر ایک موت کا وارد ہوجانا ایسا ہی ہے جیسے اُس نے اپنے آپ کو خدا کے لئے صلیب پر لٹکا لیا اور اپنی پہلی زندگی پر موت وارد کرلی۔ عیسائی لوگ جو اسلامی توبہ کی حقیقت سے ناواقف ہیں بالعموم اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اسلام نے توبہ کا دروازہ کھول کر گناہ کا دروازہ کھول دیا ہے۔ حالانکہ اسلام جس توبہ کو پیش کرتا ہے وہ مکمل ہی نہیں ہو سکتی جب تک انسان زبان سے اپنے قصور کا اقرار اور دل سے اپنے فعل پر ندامت کا اظہار نہ کرے اور آئندہ اس سے مجتنب رہنے کا پختہ عہد کرتے ہوئے گذشتہ قصور کا ازالہ بھی نہ کرے۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ ایسی توبہ گناہ پر دلیری پیدا کر دیتی ہے۔ ... توبہ کا لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنے رجوع برحمت ہونے اور فضل نازل کرنے کے ہوتے ہیں۔ لیکن جب بندے کے لئے یہ لفظ استعمال ہو تو اس کے معنی ندامت کا اظہار کرنے اور جُرم کا اقرار کرنے اور خدا تعالیٰ کی طرف جُھک جانے کے ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اپنے جُرم کا اقرار کرکے ندامت کا اظہار کریں اور خدا کی طرف رجوع کریں اور دوسروں کی بھی اصلاح کریں اور اسلام پر پوری مضبوطی سے قائم ہو جائیں ایسے لوگوں کے قصور کو معاف کرکے میں پھر ان کو اُسی مقام پر لا کھڑا کرتا ہوں جہاں وہ پہلے ہوتے ہیں اور پھر میں اپنے پرانے طریق پر اُن کے لئے فضلوں کا سلسلہ شروع کر دیتا ہوں کیونکہ میں بڑا شفقت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہوں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۱۱، ۳۱۲)

اعلانِ نکاح

عزیز نصیر احمد ندیم ابن چوہدری محمود احمد صاحب پروپرائٹر چوہدری سوئنگ مشین صدر جماعتِ احمدیہ کبیروالہ ضلع ملتان کے نکاح کا اعلان مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ مبارکہ بیگم بنت پنڈت محمد سلطان صاحب کے ہمراہ مکرم ڈاکٹر محمد دین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع وہاڑی نے مورخہ ۱۳ر جنوری بروز جمعہ فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔

برکت اللہ محمود
مربّی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان

ہم کیا چاہتے ہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہم کیا چاہتے ہیں؟ وہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت دُنیا میں قائم ہو جائے۔ قرآن کی حکومت دُنیا میں قائم ہو جائے اسلام کی حکومت دُنیا میں قائم ہو جائے۔ احمدیت کی حکومت دُنیا میں قائم ہو جائے اور دُنیا کی اکثریت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائے اور یہ سلسلہ اس طرح بڑھتا چلا جائے یہاں تک کہ دُنیا کے گوشے گوشے اور کونے کونے میں خدائے واحد کی عبادت کی جائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے والے لوگ پیدا ہو جائیں۔"

جماعت کے تمام عہدیداران کو چاہیئے کہ تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں ہر فرد مردوں، عورتوں اور بچوں تک کو شامل کیا جاوے اور کوئی فرد اِس مالی جہاد میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے تا ہماری زندگیوں میں ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت تمام دُنیا میں قائم ہو جاوے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

چندہ مجلس اطفال کی نئی شرح

تمام مجالس نوٹ کر لیں کہ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے چندہ مجلس اطفال کی شرح پچیس پیسے ماہوار مقرر فرمائی ہے۔ قائدین کرام اِس کے مطابق اپنے بجٹ تیار کرکے مرکز سے منظوری حاصل فرمائیں۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۲ر ربیع الاوّل مطابق ۲۰ر فروری کو انشاء اللہ تعالیٰ تمام جماعت ہائے احمدیہ شایانِ شان طریقے پر حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ بیان کرنے کے لئے جلسے منعقد کرے گی۔ امسال جو مضامین سیرتِ طیبہ کے لئے تجویز کئے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:-

(۱) حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام
(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فریضۂ تبلیغ۔
(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلی زندگی۔
(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رواداری۔

تمام جماعتیں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواستِ دعا

مکرم منصور محمد صاحب کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے والد محترم فتح محمد صاحب شاہد شدید بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شاہد صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴